

اخبار احمدیہ

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بذریعہ خط مطلع فرماتے ہیں :-

لاہور ۱۳ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ العزیز کو تاحال گلے کی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔

(۲) سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایده اللہ بنصرہ کی ہدایت کے ماتحت اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور کو گلے کی تکلیف ہے۔ اور حضور سوائے ضروری دفتر امور کے اور کوئی کام جس میں کچھ نہ کچھ بولنا پڑے۔ اس معذوری کی وجہ سے نہیں کر سکیں گے۔ اس لئے تا اطلاع ثانی ملاقاتیں بند رہیں گی۔ اگر کسی نے کوئی بات کرنی ہو تو وہ لکھ کر بھیجیں۔

لاہور ۱۵ فروری۔ ذاب محمد عبدالرحمن صاحب کی طبیعت کلی رات خواب ہو گئی تھی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے

چین کے تاجروں کی طرف سے ہلال کی پیشکش

کراچی ۱۵ فروری۔ کھلے کے تاجروں کا ایک وفد چین سے کراچی پہنچا ہے۔ جس نے پاکستان کو ہلال کی پیشکش کی ہے۔ یہ تاجروں کی حکومت پاکستان کی وزارت تجارت کے نمائندوں سے بات چیت کر رہے ہیں۔ اس بارے میں آخری فیصلہ اس وفد کے واپس آنے پر کیا جائے گا۔ جو اسی قسم کی گفٹوں، ہفتیوں کے سلسلے میں جنوبی ایشیا کی دعوت پر دیا گیا ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان اب تک پورٹ لینڈ فرانس اور برطانیہ سے بہت بڑی مقدار میں کونکر خریدنے کا انتظام کر چکا ہے۔

باغبانی کا اسٹریٹجی ماہر لیتا اور آ رہا ہے

پشاور ۱۵ فروری۔ باغبانی کا ایک اسٹریٹجی ماہر اس ہفتے پشاور پہنچ رہا ہے۔ جو صوبہ سرحد میں پھلوں کی صنعت کو جدید سائنس ٹیکنالوجی کے اصولوں پر چلانے کے متعلق دہاں کی صوبائی حکومت کو مشورہ دے گا۔ اس ماہر کو ایک سال کے لئے محکمہ زراعت کا ڈائریکٹر جنرل مقرر کیا جائے گا۔ امید ہے کہ جدید سائنس ٹیکنالوجی پر عمل کرنے سے سرحد میں پھلوں کی صنعت کو بہت فروغ حاصل ہوگا۔

مختصر لیکن اہم

کراچی ۱۵ فروری۔ ہندوستان نے اٹالی نہ کرنے کے متعلق جو تجویز پیش کی تھی۔ کل حکومت پاکستان کی طرف سے اس کا جواب بھیج دیا گیا ہے۔

پشاور ۱۵ فروری۔ فقیر ایچی کے ایک اور نائب سرورہاں سوجا خیل نے غیر مشروط طور پر اپنے آپ کو کراچی کے پولیٹیکل ایجنٹ کے سوانے کر دیا ہے۔

لاہور ۱۵ فروری۔ جاپان اس سال ایک ادب سہ ماہی کو سونپ کر پراہنہ کرے گا۔

کراچی ۱۵ فروری۔ حکومت نے زیر زمین بندھ کے بند کے لئے ۹ لاکھ پونڈ کا عوامی سامان خریدنے کا آرڈر دیا ہے۔

کراچی ۱۵ فروری۔ پاکت لڑ بھائی پیر کے اعلیٰ انڈسٹریل اوشن اپرے آج صبح کراچی سے بریڈ ہوائی جہاز طہران روانہ ہو گئے۔ آپ دہاں شاہ ایران کے دورہ پاکستان کے انتظامات مکمل کرنے میں

الفضل بید یوتیر منشاء عسید یعتاد بک مقاصد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الفضل روزنامہ لاہور پاکستان

یوم پنجشنبہ (جمعرات) شہر چندہ سالانہ ۲۱ روپے ششماہی ۱۱ روپے ماہی ۶ روپے ماہوار ۲۳ روپے فی پرچہ ۱۳۶۹ھ ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ ۶ اپریل ۱۳۶۹ھ ۲۱ فروری ۱۹۵۰ء نمبر ۳۸ جلد ۳۸

فرقہ دارانہ فسادات کو روکنے میں حکومت کی ناکامی پر ایرانی اخبارات کا تبصرہ

طہران ۱۵ فروری۔ ایرانی اخبارات نے اس امر پر انتہائی افسوس کا اظہار کیا ہے۔ کہ ہندوستان کی حکومت ملک میں فرقہ دارانہ فسادات کو روکنے میں ناکام رہی ہے۔ چنانچہ دہاں کے مشہور روزنامے "عصر" نے لکھا ہے کہ اگر ہندوستان اپنے وقت اور بحال کرنا چاہتا ہے تو اسے اپنی پالیسی بدلتی چاہیے۔ نیز اخبار نے مطالبہ کیا ہے کہ کلکتہ اور مغربی بنگال کے دوسرے علاقوں میں فرقہ دارانہ فسادات کی وجہ سے مسلمانوں کو جو مادی و مالی نقصان پہنچا ہے۔ اس کی غیر جانبدارانہ طریق پر تحقیقات کی جائے۔ اخبار نے اس امر پر بھی زور دیا ہے کہ ہندوستان کے جو علاقوں میں مسلمان اقلیت میں ہیں۔ وہاں انہیں ہر طرح سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ لیکن جن علاقوں میں وہ اکثریت میں ہیں وہاں اقلیتوں کے ساتھ وہ ایسا سلوک روا نہیں رکھتے۔ ایک اور اخبار نے لکھا ہے کہ ہندوستان میں ہمارے دیہی بھائیوں کا جو قتل عام ہوا ہے اس سے ہمیں دلی صدمہ پہنچا ہے۔ ہندوستان کی حکومت کو معلوم ہونا چاہیے کہ مسلمانوں پر ہندوؤں کے مظالم سے ہمسایہ اسلامی ممالک پر بہت برا اثر پڑ رہا ہے۔

مشرقی پاکستان میں نیوالے مہاجرین کی فوری امداد کیلئے دس لاکھ روپے کی منظوری

کراچی ۱۵ فروری۔ قائد اعظم ریلیف فنڈ کمیٹی نے ان مہاجرین کی فوری امداد کے لئے جو حالیہ فسادات کے

مشرق وسطیٰ کے تمام ممالک قطعی طور پر پاکستان کیساتھ ہیں

وطن سے الپسی کے بعد پاکستانی ہائی کمشنر لندن کے تاثرات

لندن ۱۵ فروری۔ لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم رحمت نے کل ایک ملاقات کے دوران میں اسٹار کو بتایا کہ تمام مشرق وسطیٰ میں بالعموم اور قاہرہ میں بالخصوص یہ قطعی طور پر محسوس کیا جا رہا ہے کہ نواح کشمیر کا تصفیہ جلد ہونا چاہیے۔ نیز یہ کہ مذاکرات میں بہت کافی عرصہ صرف کیا جا چکا ہے۔ اب مزید تاخیر کے بغیر کشمیر کو اپنی جگہ پر لانا چاہیے۔ مسٹر رحمت اللہ چھ ہفتوں کی غیر حاضری کے بعد لندن واپس آئے ہیں۔ اس عرصہ میں اپنے کلبو کا نفرنس میں شرکت کی اور پاکستان کا وسیع دورہ کیا۔ اس سوال کے جواب میں کہ کشمیر اور دیگر تنازعات کے متعلق مشرق وسطیٰ کے ممالک کس حد تک پاکستان کے ساتھ ہیں۔ مسٹر رحمت اللہ نے کہا کہ وہ قطعی طور پر ہمارے ساتھ ہیں۔ مسٹر رحمت اللہ نے مزید کہا کہ "صنعت سازی میں ترقی سماجی سہولتوں میں اضافہ اور تعمیرات عامہ کے سلسلہ میں ابھی بہت کام کرنا ہے۔ اس کام کے لئے ضرورت ہے کہ اسلامی ملکوں کے درمیان بھائی چارہ کا مضبوط رشتہ قائم ہو۔ یہ چیز عوام کا معیار زندگی بلند کرنے میں ایک دوسرے کے لئے بہت عمد ثابت ہوگی۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ میں قیام پاکستان کے دوران میں اپنے مہوطنوں کے جذبات قربانی اور تقویٰ میں ترقی کر دیکھ کر بے حد مسرور ہوا (اسٹار)۔

باعت مغربی بنگال سے مشرقی پاکستان آ رہے ہیں۔ دس لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔ امر دہاویوں کے وزیر آریل خواجہ شہاب الدین ججو کے روز ہوائی جہاز کے ذریعہ ڈھاکہ روانہ ہوئے ہیں۔ مہاجرین کی اچانک آمد کی وجہ سے جو نئے مسائل پیدا ہوئے ہیں۔ آپ دہاں مشرقی بنگال کی حکومت کے بارے میں صلاح مشورہ کرینگے۔

انڈین نیشنل ڈیری کی برطانوی وزارت سے ملاقات لندن ۱۵ فروری۔ انڈین نیشنل ڈیری کے اقتصادی امور کے وزیر مسٹر جو انڈیا لندن میں دورہ قیام اور برطانوی وزارت سے ملاقات کے بعد کل ہیگ واپس آئے۔ ان اطلاعات کی کہ انڈین نیشنل ڈیری نے اپنی نجاتی معاہدہ پر انہوں نے ابتدائی مذاکرات کئے ہیں۔ ابھی تصدیق نہیں ہو سکی ہے۔ انڈین نیشنل سفارتخانہ نے مسٹر جو انڈیا کا یہ بیان نقل کیا ہے۔ کہ ان کا مختصر دورہ صرف "حالیہ واقعات سے باخبر ہونے کے لئے تھا" (اسٹار)

خطبات جمعہ

اگر تم اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کھل نہیں سکتی

اجاب تحریک جدید کے وعدوں کی طرف جلد سے توجہ دین

از حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۹۵۰ء بمقام لہوہ

موقیہ: مولوی سلطان احمد صاحب واقف نندکی

دفعہ میرا اور غیر مسلموں کا اختلاف ہوا۔ میری عمر میں بہت دفعہ میرا اور حکومت کے افسروں کا اختلاف ہوا۔ میری عمر میں کئی دفعہ جماعت کے ساتھ بھی میرا اختلاف ہوا۔ اور خدا تعالیٰ نے ہر دفعہ بلا استثنا ثابت کر دیا کہ

میں ہی حق پر ہوں

اب بھی یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ اس بات میں کہ وہ وقت دور نہیں جب وہی زبان جو جماعت کی تعریف میں لگی ہوئی ہے۔ وہ اہل دل کی موت کا قتلے دے۔ میں ہی حق پر تھا۔ تم میں وہ لوگ بھی بیٹھے ہوئے ہیں جو کہتے تھے جماعت کے لئے فضا اچھی ہے۔ ہمیں یہ اچھے دن گزارا لیتے دو۔ لیکن میں کہتا تھا کہ یاد رکھو تھوڑے دنوں میں ہی یہ فضا تمہارے خلاف ہو جائے گی اور تم بچھتاؤ گے۔ کہ یہ اچھا وقت تم نے تبلیغ میں کیوں نہ گزارا۔ وہ دن جو آنے والے تھے آگئے ہیں۔ اور تم میں سے کئی لوگوں کے پیروں تلے سے زمین اٹھ رہی ہے۔ تم میں سے بعض تو قادیان کے ہمارے ہاتھ سے نکل جانے کی وجہ سے ڈگمگا گئے تھے۔ اور ڈگمگائے ہوئے ہیں۔ میرا ان کو بھی یہی جواب تھا۔ جیسے حضرت ابو بکر نے کہا تھا من کان یعبد محمداً فان

محمداً قد مات۔ جو تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرستش کرتا تھا۔ وہ دیکھ لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں و من کان یعبد اللہ فان اللہ صلی لا یموت اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا تھا وہ یاد رکھے۔ کہ اس کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ اور زندہ رہے گا۔ میں بھی یہ کہتا ہوں کہ من کان یعبد قادیان فان قادیان

وہ وقت آ گیا ہے

کہ جب جماعت کی مخالفت پھر اس ملک میں شروع ہو جائے۔ دشمن اپنی دنیوی اغراض کے لئے مختلف بہانے بنا بنا کر اور اپنے پاس سے جھوٹ تراش کر جماعت کو نقصان پہنچانا چاہتا ہے۔ بلکہ علی الاعلان یہ ترغیب دلائی جاتی ہے۔ کہ اگر تم ایک ایک احمدی کو مار ڈالو تو یہ جماعت ختم ہو سکتی ہے۔ ۱۹۴۷ء میں پارٹیشن سے پہلے جب جماعت ان مظالم کا مقابلہ کر رہی تھی۔ جو مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر ہو رہے تھے۔ تو اس کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب مشرقی پنجاب سے مسلمانوں کے نکل جانے کے بعد قادیان کا مرکز قائم ہوا۔ اور دشمن کا مقابلہ کرنا پڑا۔ تو اس کی تعریف کی جاتی تھی جب کشمیر کے معاملہ میں سب سے پہلے میں نے توجہ دلائی کہ یہ اہم چیز ہے۔ اور یہ کہ باؤنڈری کمیشن نے دیدہ دستہ گورداسپور کا علاقہ اس لئے ہندوستان کے سپرد کیا تھا کشمیر ان کے ہاتھ آئے۔ تو اس وقت جماعت کی تعریف کی جاتی تھی۔ جب

جو بدری ظفر اللہ خان صاحب

نے امریکہ میں عرب اور پاکستان کے کس کو اس عہدگی سے پیش کیا کہ ساری دنیا گونج اٹھی۔ تو اس کی تعریف کی جاتی تھی۔ اور احمدی بہت خوش تھے جب میں انہیں کہتا تھا کہ تبلیغ کرو تو وہ کہتے تھے حضور کچھ عرصہ ٹھہر جائیے۔ جماعت کے لئے فضا بہت اچھی ہے لوگ اس پر غرض ہیں کہیں یہ فضا خراب نہ ہو جائے۔ لیکن میں کہتا تھا۔ کہ وہ وقت دور نہیں۔ جب وہی زبان جو اس تمہاری تعریف کر رہی ہے تمہاری موت کا قتلے دیگی اور آج کے دن پر تم بچھتاؤ گے۔ کہ تم نے اسے ضائع کر دیا۔ اور تبلیغ نہ کی۔ میری عمر میں سینکڑوں

میں تحریک جدید کا نوے ہزار کا خرچ باقی ہے۔ اور خزانہ میں صرف ۱۵ ہزار روپیہ کی رقم ہے۔ اور اتنی رقم اور وصول ہو سکتی ہے کہ نوے ہزار ہو جائے۔ اور تحریک جدید خیریت سے قیام سال گزار سکے۔ غرض ۷۵-۸۰ ہزار کے وعدے باقی ہیں۔ اور

دفتر دوم کی حالت

تو بہت ہی خراب ہے۔ دفتر دوم کی مقدار چونکہ کم ہے۔ اس لئے بقایا کم ہے لیکن اس کا بقایا کئی سالوں سے چلا آ رہا ہے۔ اگر وہ وصول ہو جائے تو ان قرضوں کی ادائیگی میں بہت کچھ آسانی ہو جائے۔ جو تحریک جدید نے جاننا دیں بنانے کے لئے تھے۔ پس اجاب اول تو پورا اول لگا کر فروری مارچ اور اپریل میں دفتر اول اور دوم کے گزشتہ بقائے وصول کر لیں اور دوسرے دور اول اور دوم کے موجودہ سال کے وعدوں کو پچھلے سالوں کے وعدوں سے بڑھانے کی کوشش کریں۔ بلکہ دفتر دوم کو تو بہت زیادہ بڑھانے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ اب وہ وقت قریب آنے والا ہے۔ جبکہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائے اب تو صرف یہ ہوتا ہے کہ دفتر اول خرچ اٹھاتا ہے اور دفتر دوم قرضوں کو ادا کرنے میں مدد دیتا ہے لیکن آئندہ سارا بوجھ دفتر دوم پر ڈال دیا جائیگا۔ نئی پود خدا تعالیٰ کے فضل سے قیام میں زیادہ ہے۔ اور ان کی آمدنی بھی پہلوں کی آمد سے زیادہ ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ سارا بوجھ نہ اٹھاسکے۔ بشرطیکہ اس کے اندر اس کا احاطہ پیدا ہو جائے۔ اس لئے خود دوسرا امر جس کے متعلق میں آج کچھ کہنا چاہتا ہوں یہ ہے کہ

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔ میرے گلے میں ابھی تک تکلیف ہے جس کی وجہ سے میرے لئے بولنا مشکل ہے۔ اس لئے میں آج مختصر طور پر جماعت کو بعض باتوں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں

پہلی بات

تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جیسا کہ میں نے پچھلے خطبہ کے موقع پر بیان کیا تھا۔ جماعت کو تحریک جدید کے وعدوں کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ میرے خطبہ کے اعلان کے بعد جو الفضل میں تھوڑے ہی دن ہوئے شائع ہوا ہے کچھ فرق تو بڑھا ہے۔ لیکن ابھی تک تحریک جدید کے وعدوں کی مقدار پچھلے سال کے وعدوں کی مقدار سے کم ہے۔ گو وعدوں کا فرق پہلے دور میں قریباً ۶۵ ہزار کا تھا۔ جو اب ۲۱ ہزار کے قریب ہ گیا ہے۔ گویا ۳۴ ہزار کا فرق اس عرصہ میں پورا ہو گیا ہے۔ اسی طرح دفتر دوم کا فرق بھی پہلے کی نسبت کم ہو گیا ہے۔ تحریک جدید دفتر اول کے سولہویں اور دفتر دوم کے چھٹے سال کی تحریک کرتے ہوئے ہیں

وعدوں کی میعاد کی تعیین

نہیں کی تھی۔ جس کی وجہ سے وعدوں کی رفتار سست رہی۔ اب میں نے میعاد اسی غرض کے لئے بڑھادی ہے۔ تا جماعت کی اس طرف توجہ ہو سکے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ اجاب اس میعاد میں پوری کوشش کریں گے۔ کہ سال گزشتہ کے تمام وعدے وصول ہو جائیں۔ اور آئندہ کے وعدے بھی تمام افراد سے

تحریک جدید کے وعدے

لئے جائیں۔ اس سال کی آمد اس حد تک کم ہے۔ کہ بالکل ممکن ہو سکتا ہے۔ کہ بقایا تحریک جدید قرضہ لے کر گزارے۔ اور ایسا گزشتہ ۵ سال میں کبھی نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ سال ۱۹۴۷ء میں بھی جو کہ بڑی تباہی کا سال تھا۔ تحریک جدید کو قرضہ لے کر نہیں گزارنا پڑا۔ اب جبکہ امن ہو چکا ہے اسی حالت کا پیدا ہونا خطرناک ہے۔ ابھی بقیہ ہندوں

یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ اور جو اللہ تعالیٰ کی ہی عبادت کرتا تھا اس کا خدا اب بھی زندہ ہے۔ اس کا خدا اب بھی آرزو ہے۔ اس کا خدا اب بھی سب پر غالب ہے اور ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ اسی طرح آج بھی کچھ لوگ ہیں جو پہلے دشمن کی تعریفوں پر خوش تھے اور اس لذت کے زمانہ کو لمبا کرنا چاہتے تھے مگر اب وہ کانپتے ہیں رزتے ہیں اور ڈرتے ہیں میں ان کو بھی کہتا ہوں اور میری بات سچا سچی نکلے گی کہ تم نے تبلیغ کے وقت کو ضائع کیا اور ملیع کو سونا بنا لیا۔ لیکن وہ ایک دھوکہ تھا۔ اب پھر تم دھوکہ کھا رہے ہو اور دشمن کو طاقتور سمجھتے ہو۔ میں وہ جانتے چھتے تھے اور زندہ دکھائی دیتے ہیں۔ مگر مجھے تو ان کی لاشیں نظر آ رہی ہیں اور میں دیکھ رہا ہوں کہ دشمن نہ زندہ ہے اور نہ غالب ہے۔

غالب ہم میں جن کے ساتھ غالب خدا ہے وہ سر جو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر بندوں کی پرستش میں لگے ہوئے ہیں کٹ جائیں گے اور بے دین مریں گے۔ مگر جو خدا تعالیٰ پر توکل کرتے ہیں تمام مشکلات پر غالب آئیں گے۔ گویا یہ یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کی مدد اسی کا سہارا دینے کیلئے آتی ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوتا ہے تم اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو۔ تم اپنے اندر خدا تعالیٰ کی محبت پیدا کرو۔ اپنے اندر ذکر الہی اور نمازوں کی باہمی پیدا کرو اور اللہ تعالیٰ سے شکر کو زندہ رکھنے کی عہد کریں۔ اور اس بات کو کہ تم تمہارا دشمن ہے۔ بھول جاؤ اس بات کو کہ کوئی تمہاری مخالفت پر آمادہ ہے۔ جب تم خدا تعالیٰ کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جاؤ گے۔ جب دنیا کی طرف ہتھ پڑی ہوگی تو وہ ہاتھ جو تجربے کو ہتھ پڑی ہوگی پھٹ جائے گا۔ وہ دماغ جو تم پر حملہ کیلئے تیار ہوئے گا بیکار کر دے گا۔ لیکن

مشرط یہ ہے کہ تم اپنا منہ خدا تعالیٰ کی طرف کر لو اور اپنی بیٹھ بندوں کی طرف پھیر لو۔ اگر تم ایسا کر دو گے تو دنیا کی کوئی مصیبت تمہیں کچھ نہیں سکتی۔ تم جو فونی سے یہ نہ سمجھ لینا کہ کسی پر موت نہیں آئے گی یا کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔ اب یاد رہے میں آئیں۔ انہی ہی شہید جو تھے ان کی جماعتیں بھی شہید ہوئیں۔ میں کہتا ہوں وہ یہ ہے کہ یہ جماعت مرنا نہیں سکتی۔ اور جب میں تم کہتا ہوں۔ تو اس سے مراد جماعت ہے نہ کہ تم۔ جو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض وقت مارے جائیں۔ جو سکتا ہے کہ تم میں سے بعض گھروں سے نکالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ گھروں سے نکالے جائیں۔ جو سکتا ہے کہ میں بعض قیدوں میں ڈالے جائیں بلکہ غالب ہے کہ وہ قیدوں میں ڈالے جائیں مگر یہ بات نہیں

ہو سکتی وہ یہ ہے کہ اگر تم لوگ خدا تعالیٰ سے صلح کر لو تو تم یعنی تمہاری قوم تباہ ہو جائے۔ تم بحیثیت احمدی کے ہلاک نہیں ہو سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مرنا نہیں سکتے۔ تم بحیثیت جماعت کے مغلوب نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ جو شخص خدا تعالیٰ کی طرف منہ کرے لازمی طور پر اس کے خدا تعالیٰ اس کی طرف منہ کرے گا۔ اور جب خدا تعالیٰ دیکھ رہا ہو کہ کوئی حملہ کر رہا ہے تو وہ اسے مقصد میں کامیاب کیسے ہونے دے گا۔ پولیس کی موجودگی میں اگر وہ دیانت والا ہو تو کوئی حملہ نہیں کر سکتا۔ پھر خدا تعالیٰ کی موجودگی میں کوئی حملہ کیسے کر سکتا ہے۔ پس دوسری بات یہ ہے کہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرو۔

تم روحانی سلسلہ کے افراد بنو نمازوں کے پابند بنو۔ ذکر الہی پر زور دو۔ اسلام کے شعار کو زندہ رکھنے کی کوشش کرو۔ اپنے اندر طہارت پاکیزگی اور تقویٰ پیدا کرو۔ نہ تم کسی کی تعریف سے خوشی محسوس کرو اور نہ کسی کی مذمت سے ڈرو۔ کیونکہ جو خدا تعالیٰ کے لئے ہو جائے دنیا کی تعریف اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ خدا کی تعریف ہی اسے فائدہ پہنچائے گی۔ اگر تم خدا کیلئے ہو تو دنیا کے لوگوں سے ڈرنا بے معنی بات ہے۔ تمہیں صورت اور صرف خدا تعالیٰ سے ڈرنا چاہیے۔ کیونکہ جو شخص کہتا ہے کہ میں خدا کا ہوں اور پھر وہ بندوں سے ڈرتا ہے یا لوگوں کی تعریف سے خوش ہوتا ہے وہ جاہلی ہے یا منافق ہے۔ اس کے بعد میں اعلان کرتا ہوں کہ نماز جمعہ کے بعد میں

چند دوستوں کا جنازہ پڑھاؤں گا۔ ان میں سے ایک صاحب تو وہ ہی ہیں جو مخالفت کی وجہ سے شہید کر دیئے گئے ہیں۔ اور وہ صاحبزادہ محمد اکرم خاں صاحب رئیس چارمہ ہیں وہ ۶۶ سال کی عمر کے تھے اور ایک رئیس خاندان میں سے تھے۔ یہ وہی ہیں جن کے متعلق ان کے بھائی نے بیان کیا تھا کہ ہم نے ایک اٹھنی اٹھوایا کو ویدی ہے۔ اور ایک اٹھنی غیر احمدیوں کو۔ یہ پہلے پنجاب جماعت کے ساتھ تھے بعد میں مابین میں شامل ہو گئے۔ یہ حال کیا جاتا ہے کہ ان کی شہادت میں بعض مردوں کا ہاتھ ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ یہ غلط ہو کیونکہ پھانسیوں میں چھوٹی سے چھوٹی رنجش پر بھی ایک دوسرے کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ بہر حال وہ نہایت مخلص اور خوشیے احمدی اور مبلغ آدمی تھے۔

دوسرا جنازہ میں

مولوی غلام حسین صاحب ایثار پور انیسویں آگسٹ ۱۹۵۰ء کا پڑھاؤں گا۔ آپ جھنگ کے رہنے والے تھے بعد میں ہجرت کر کے قادیان آ گئے نہایت مخلص احمدی تھے۔ اور تبلیغ کا ڈھنگ ان کو نہایت اچھا آتا تھا۔ ان کے لڑکوں میں سے بعض نہایت مخلص احمدی ہیں

تیسرے بھائی عبدالرحیم صاحب قادیانی کی اہلیہ پشاور میں فوت ہو گئی ہیں۔ دوستوں کو معلوم ہے کہ بھائی عبدالرحیم صاحب واپس قادیان چلے گئے ہیں۔ چونکہ وہ وہاں کے باشندہ تھے۔ اس جلسہ پر خیال تھا کہ ان کی اہلیہ قادیان جا کر انہیں مل آئیں اور اگر گورنمنٹ اجازت دے تو وہ وہیں رہ جائیں۔ لیکن بیماری کی وجہ سے وہ وہاں نہ جا سکیں۔ چوتھا جنازہ میں سیدہ کبریٰ بانو شاہ جہاں پور والی کا پڑھاؤں گا۔ جو مولوی سید احمد علی صاحب مبلغ حیدرآباد (دکنہ) کی بیوی کی خالہ تھیں۔ ان کے لڑکوں نے جو یا تو خود غیر احمدی ہیں یا ہیں تو احمدی مگر دوسرے لوگوں سے ڈر کر وہ یہ نہ کہیں کہ میرا احمدی ہیں۔ بغیر کسی احمدی کو اطلاع دیئے انہیں دفن کر دیا ہے۔ پانچویں نصر اللہ خاں صاحب کٹر پولی پراچ سترل آرڈیننس ڈپو راولپنڈی کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ چھٹے فضل عمر صاحب بہار کی والدہ اور چچی فوت ہو گئی ہیں۔ ساتویں سلیمہ صاحبہ کو جو انوار سے اطلاع دی گئی کہ نافرہ فوت ہو گئی ہیں۔ دفتر والوں نے یہ اطلاع نہیں دی کہ یہ کیوں ہیں۔ آٹھویں چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ جو پہلے انگلستان میں مبلغ تھے اور اب کچھ عرصہ سے دفتر میں بطور اسٹنٹ پرائیویٹ کے پڑھی کام کر رہے ہیں۔ ان کی نانی فوت ہو گئی ہیں۔ نویں مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ سیر الیون مغربی افریقہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ہمشیرہ سعیدہ بیگم صاحبہ فوت ہو گئی ہیں۔ دسویں سید رضا حسین صاحب عراقی نوپس کلکٹری رٹاواہ اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہو گئی ہیں۔ گیارہویں شیخ محمد احمد صاحب کپور تھلوی لاہور کتنے میں کہ سید عبدالمجید صاحب کپور تھلوی کی بیٹی فوت ہو گئی ہیں اور تین سال کا ایک بچہ چھوڑا ہے۔ سید عبدالمجید صاحب کی بہن ایک ہی بیٹی تھیں۔ اس لئے ان کی نہ صرف وفات ہی ہوئی ہے بلکہ ایک ہی بیٹی ہونے کی وجہ سے ان کیلئے ایک بڑے حد تک کاوجہ ہوئی ہے۔

بارھویں

عشری محمد اسماعیل صاحب ساکوٹی جن کا نام میں نے پہلے لیا تھا کیونکہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے اور مولوی عبدالمکریم صاحب کے چھوٹی زاد بھائی تھے فوت ہو گئے ہیں۔ عشری محمد اسماعیل صاحب نہایت سادہ طبع نیک اور صاحب الہام آدمی تھے۔ ان کو کثرت سے الہام ہوتے تھے اور وہ کثرت سے دعا میں کرنے والے انسان تھے نماز تہجد کے اتنے پابند تھے کہ بیماری کی حالت میں بھی تہجد نہیں چھوڑی۔ آپ حال میں ہی ساکوٹی میں فوت ہوئے ہیں۔ آپ مولوی عبدالمکریم صاحب کی بڑی بیوی جن کو مولوی صاحب کی وجہ سے ہم مولویانی کہتا کرتے تھے بھائی تھے نہایت مخلص اور

اچھے نمونہ کے احمدی تھے۔ اور تبلیغ میں اس طرح متہمک رہتے تھے کہ ایسا متہمک بہت کم لوگوں کو نصیب ہوتا ہے۔ سکول سے پنشن لی۔ اور ریل اور ڈاکخانہ کے محکموں میں جو کوئی منہ و قادیان آجاتا اس کو پکڑ لیتے اور اسے قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیتے۔ میں نے خود ایک منہ و کو دیکھا ہے۔ جس نے ان سے قرآن میں سیارے توجو کے ساتھ پڑھ لئے تھے۔ وہ دل سے مسلمان تھے۔ اب شاید پارٹیشن کے بعد وہ ہندوستان چلے گئے ہوں۔ کیونکہ اس کا نام منہ و کو تھا ہی تھا لیکن دراصل وہ مسلمان تھا۔ نمازی پڑھتا تھا۔ اسی طرح روزے بھی رکھتا تھا۔ وہ صرف اپنی کے طفیل اور ان کی تبلیغ کے نتیجے میں مسلمان ہوا تھا۔

ایک اور درست نے رقم دیا ہے کہ ان کے لڑکے فقیر محمد صاحب جو بہادر حسین کے رہنے والے تھے فوت ہو گئے ہیں۔ اور چونکہ وہاں کوٹی اور احمدی نہیں تھا اس لئے بغیر جنازہ پڑھائے دفن کر دیئے گئے۔ ان کے والد بابا لطیف الودیع صاحب بہادر حسین والے خود صحابی ہیں ان کا بھی جنازہ میں پڑھاؤں گا۔

ولادت

عزیزیم بہاء الحق صاحب دیکل اہل سنت کے ہاں ۱۴ اور ۱۵ فروری کی درمیانی شب ربوہ میں لڑکی پیدا ہوئی۔ حضرت اقدس بی بی کا نام تجلیہ تجوین فرمایا ہے۔ نومبر ۱۹۵۰ء خان بہادر چوہدری ابوالعاشم صاحب مرحوم کی لڑکی ہے احباب درازی عمر اور خادموں دین غنیمت کی دعا فرمائیں

ابلیہ چوہدری ابوالعاشم صاحب مرحوم

اے احمدی نوجوان!

(از محمد احمد صاحب حامی واقف زندگی طالب علم بی ایس سی (ایگریکلچر) لاہور)

میں تجھے معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تیری زندگی کے لئے کیا لائحہ عمل تجویز فرمایا تھا جس میں تو نے بیعت کے وقت اپنی زندگی کا سودا خدا تعالیٰ سے کیا تھا۔ اور یہ عہد کیا تھا کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ اس دن سے آج تک تو نے حضورؑ کی کتنی نواہشات کو پورا کیا ہے؟ اے میرے بھائی! کیا کبھی تجھے یہ سچے سچے کا موقف ملا ہے کہ خدا تعالیٰ کے اسلام کے غلبہ سے متعلق وعدے کیسے پورے ہوں گے؟ اگر تو دوسرے لوگوں کی طرح اس چند روزہ زندگی کو دنیا میں الجھ کر گزار گیا۔ تو خداوند سے کیسے معاملہ کرے گا۔ جب وہ تجھے پوچھے گا کہ تو نے میرے پاک دین سے کتنوں کو روشناس کرایا ہے؟

اگر تو آج تک اس بات کو نہیں سوچ سکا۔ تو آج میں تجھے بتاؤں۔ جب خدا تعالیٰ نے اپنے مسیح موعودؑ کو یہ خبر دی کہ "یہ سلسلہ ضرور بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ اور خدا کی بڑی بڑی برکتیں اور فضل اس پر ہوں گے۔ اور تیری دعوت کو زمین کے کناروں تک پہنچائوں گا۔" اور سیدنا مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کے غلبہ اور کامیابی کی خبر تمام دنیا کو سنائی۔ اور ساتھ ہی خود کو نشان ہوئے۔ کہ خداوند خدا کے اس فیصلہ کا نتیجہ جلد ہی دنیا دیکھے۔ اور ان نیک بختوں کو بھی خدمت اسلام کا موقع ملے۔ جو کہ مدت سے خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی تمنائیں میں لے بیٹھے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور وہی اسے تکمیل کو پہنچائے گا۔ مگر کتنے خوش قسمت ہیں ہم کہ خدا تعالیٰ نے ہمارے آٹھویں کھولیں۔ ہم نے خدا تعالیٰ کے اس پیغام کو سن کر اس کی تصدیق کی۔ اور اس پر ایمان لائے۔ مگر اس نعمت کو حاصل کرنے کے بعد ہم میں سے کتنے ہیں۔ جو ان العامات سے فیضیاب ہونے کے لئے آگے بڑھے جو کہ خدا تعالیٰ نے ان مخلصین کے لئے خالص رکھے ہیں۔ جو کہ خدا کے اس پیغام کو دنیا میں پھیلا دیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے ان مخلصین سے کام لینے کے لئے مختلف ذرائع بنا لئے۔ جب یہ ضروری تھی۔ کہ اب دوسرے ادیان اپنا زمانہ ختم کر چکے ہیں۔ اور اب اسلام کے غلبہ کا وقت ہے۔ اور اس کے لئے اپنے محبوب حضرت احمد قادیانی اور آپ کی جماعت کو جیسا تو سلفاً ہی ان نواہشات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس عظیم الشان مصلح کی خبر دی۔ "جس سے تو میں برکت پائیں گی" اور جس کی قوت قدسی سے "حق اپنی برکتوں کے ساتھ آجائے گا۔ اور باطل اپنی تمام خوبیتوں کو ہار کر..."

جماعت کو مختلف طریقوں سے ہوشیار کیا۔ ہر پہلو سے آگاہ کیا۔ اور اسلام کی آئندہ عظیم الشان ترقیات کی بنیاد اس طور سے رکھی۔ کہ دنیا کو نظر آگیا۔ کہ اب اسلام کا نور جلد ہی تمام ظلمتوں کا اٹال

دفتر دوم میں شمولیت کیلئے ایک اور رعایت

خوش قسمت اعلیٰ خلیفہ موقت کی دعاؤں کا سہرا باندھے۔ فرشتوں کی حفاظت میں جان سہتی پرے کر نکلے۔ خدا تعالیٰ نے ان کی قربانیوں کو قبول کیا۔ اور خوشنودی کے اظہار کے لئے انہیں کامیابیاں عطا کیں انہیں برکتیں دیں۔ اور اس درجہ تک ان کو بلند کیا کہ "صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا"

تو اے احمدی نوجوان! اللہ اپنے عزم کو بلند کر دیکھ مخالفوں کے طوفان تازیانے پر سارے ہیں۔ کیا اپنے آقا کی مہمیز سے تیرا سپ احساس اب بھی نہ

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ انصرہ العزیز نے دفتر دوم میں شمولیت کے لئے چنڈہ کی شرح میں سید رعایت فرمائی ہے۔ کہ دفتر دوم کا سالانہ وعدہ ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر کیا جاسکتا ہے۔

ایک مجلس کی درخواست پر حضور ایدہ اللہ نے اب مزید رعایت یہ فرمائی ہے۔ کہ موجودہ سال کا وعدہ تو ماہوار آمد کے پانچویں حصہ کے برابر ہی کرنا ہوگا۔ لیکن نئے شامل ہونے والے دوست سابقہ سالوں کے وعدے کم سے کم پانچ روپے فی سال ادا کر کے حصہ لے سکتے ہیں۔ نائب وکیل المال تحریک جدید،

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام مامور من اللہ کی معجزانہ زندگی

"یاد رکھنا چاہیے کہ ایک راستہ کی معجزانہ زندگی زمین اور آسمان سے زیادہ تر خدا تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ کسی نے نہیں دیکھا۔ کہ زمین و آسمان کو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنایا۔ صرف اس عالم کی پر حکمت صنعت کو دیکھ کر اور اس کی ترکیب ابلغ اور محکم پاک عقل سلیم اس بات کی ضرورت سمجھتی ہے کہ ان بے مثل مصنوعات کا کوئی صنایع ہونا چاہیے۔ مگر عقل اپنی معرفت میں اس حد تک نہیں پہنچتی کہ فی الواقع وہ صنایع موجود بھی ہے۔ کیونکہ اس نے اس صنایع کو بنانے نہیں دیکھا۔ اور عقلی خدا شناسی کا تمام ملار صرف ضرورت صنایع پر رکھا گیا ہے۔ نہ یہ کہ اس کا ہونا مشاہدہ کیا گیا۔ لیکن راستہ کی معجزانہ زندگی واقعی طور پر اور مشاہدہ کے پیرایہ میں خدا تعالیٰ کی ہستی کو دکھلاتی ہے۔ کیونکہ راستہ کی معجزانہ زندگی حالت میں ایک ذرہ بے مقدار کی طرح ہوتا ہے۔ یا ایک رائی کی طرح جس کو ایک کان نے بویا۔ اور نہایت ذلیل حالت میں پڑا ہوا ہوتا ہے۔ تب وہی کے ذریعہ سے خدا دنیا کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ دیکھو میں اسکو بناؤں گا۔ میں ستاروں کی طرح اس میں چمک ڈالوں گا۔ اور آسمان کی طرح اس کو بلند کر دوں گا۔ اور ایک ذرہ کو پہاڑ کی طرح کر دکھاؤں گا۔ پھر بعد اس کے اور باوجود اس بات کے کہ دنیا کے تمام شریر چاہتے ہیں۔ کہ وہ ارادہ الہی معرض التوا میں رہے۔ اور ناخنوں تک زرد لگاتے ہیں۔ کہ وہ امر ہونے نہ پائے۔ مگر رک نہیں سکتا جب تک پورا نہ ہو۔ مگر خدا کا ہاتھ سب روکوں کو دھرے کے اسکو پورا کرتا ہے۔ وہ ایک گناہ کو اپنی میٹھوئی کے مطابق ایک عظیم الشان جماعت بنا دیتا ہے۔ وہ تمام مستند لوگوں کو اسکی طرف کھینچتا ہے۔ وہ اس گناہ کو ایسی شہرت دیتا ہے۔ کہ اس کے باپ دادوں کو نصیب نہ ہوتی۔ وہ ہر میدان میں اس کا ہاتھ پکڑتا ہے۔ اور ہر ایک جنگ میں اسکو فتح دیتا ہے۔ اور ایک دنیا کو اس کا غلام کرتا ہے۔ اور لاکھوں ان لوگوں کو اس کی طرف کھینچ لاتا ہے۔ اور اسکی تعظیم ان کے دلوں میں بٹھا دیتا ہے۔ اور روح القدس سے ان کی مدد کرتا ہے۔ وہ اس کے دشمنوں کا دشمن اور دوستوں کا دوست ہوجاتا ہے۔ اور اس کے دشمن سے وہ آپ لڑتا ہے۔ اسی لئے میں نے کہا ہے کہ راستہ کی معجزانہ زندگی آسمان و زمین سے زیادہ خدا تعالیٰ کے وجود پر دلالت کرتی ہے۔ کیونکہ لوگوں نے زمین و آسمان کو چشم خود خدا کے ہاتھ سے بننے نہیں دیکھا۔ لیکن وہ چشم خود دیکھ لیتے ہیں۔ کہ خدا راستہ کے اقبال کی عمارت کو اپنے ہاتھ سے بناتا ہے۔ وہ ایک زمانہ دراز پہلے خیر سے دیتا ہے۔ کہ میں ایسا کروں گا۔ اور ایسا اسکو بنا دوں گا۔ اور پھر باوجود سخت روکوں اور شدید مزاحمتوں کے جو شریر ان لوگوں کی طرف سے ہوتی ہیں۔ اب کر کے دکھلا دیتا ہے۔" (ماخوذ از براہین احمدیہ حصہ پنجم) مدرسہ مومنون محمد رفیع صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سیرنڈنٹ پولیس

نوسن برائے اطلاع عام

محمد عظیم ارکان و دیگر اصحاب جو روٹی سپلائی کا کام کرنا چاہتے ہیں۔ کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ روہ میں مستقل عمارت کے لئے بہت سی پتھری روٹی کی ضرورت ہے۔ جو ارد گرد کی پہاڑیوں سے پتھر نکال کر توڑی جائے گی۔ جو اصحاب یہ کام کرنا چاہیں۔ وہ مہربانی کر کے یہاں حاضر ہو کر زبانی گفتگو سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔

ڈسٹرکٹری تعمیر روہ ضلع جھنگ

درخواست ہائے دعا

را سید عبد الباقی صاحب نائب معتمد خدام اللہ مرکز روہ میں کئی دنوں سے عیال ہیں۔ اور صاحب فرانشس ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (۲) میرے والدین اکثر بیمار رہتے ہیں۔ ان کی صحت کاملہ و عاقلہ کے لئے تمام احباب جماعت کی خدمت میں درج ذیل سے دعائی (شفا کرتا ہوں)۔

چمکے گا، میں تجھے یقین دلانا ہوں۔ کہ تیری دعا غی اور روحانی صلاحیتیں تمام لوگوں سے بلند ہیں۔ آ اور ان کو بروئے کار لا۔ خدا تعالیٰ کے دین کی تبلیغ کی راہ میں جتنی روکوں کو اگر ایک دریا چند سجد روہیں رستہ سے ٹھانے کی کوشش کریں۔ تو خدا جانے وہ کتنی دیر میں ان کو ٹھاسکیں۔ مگر تو آگے بڑھ ہم اکٹھے مل کر اپنی صلاحیتوں کے زور اور خدا تعالیٰ کی مدد سے انہیں ایک دم مغلوب کر لیں۔ تاکہ دنیا جلد محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خداہ الی وای) کا

کرنے کو ہے۔ حضور امیر المؤمنین المصلح الموعود نے جماعت کے نوجوانوں سے مطالبہ کیا۔ کہ آگے آؤ۔ زندگی وقف کرو۔ اسلام کی خدمت کرو۔ اور ان برکات کو حاصل کرو۔ جو تمہارے لئے مقدر ہیں۔ یہ کوئی نیا مطالبہ نہ تھا۔ یہ صرف اس عہد کی تجدید تھی۔ جو ہم نے خدا تعالیٰ سے ان صلواتی و نسکی و معیاری و معناتی اللہ رب العالمین۔ کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اور پھر خدا کے پاک بندے علیہ السلام

کیا اسلام زور شمشیر پھیلا ہے؟

(از محمود احمد خاں میرپوری معلم مدرسہ احمدیہ)

ان احکام کی روشنی میں پتہ چل سکتا ہے۔ کہ اسلام نے جنگ کے روکنے اور امن پیدا کرنے کے لئے کبھی کبھی تدابیر اختیار کی ہیں۔ اور رسول کریمؐ کی عمر کی سے ان تعلیمات کو عملی جامہ پہنایا۔ اور مسلمانوں کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین فرمائی۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم اس زمانہ میں قابل عمل ہے۔ اور نہ ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی۔ اسلام کی یہی تعلیم ہے جو قابل عمل ہے۔ اور جس پر عمل پیرا ہو کر عالمگیر امن کی غیر متزلزل بنیاد ڈالی جا سکتی ہے۔ پھر ان اور کی روشنی میں کس طرح مخالفین اسلام کہہ سکتے ہیں کہ اسلام زور شمشیر پھیلا ہے۔ اور اس کی تعلیم مذہب کو بالآخر پھیلانے کی ہے۔ ذرا دیکھیں تو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ نے بھی ایسی تعلیم دی ہے۔ یہ لفظی بات ہے کہ آپ کا جو اب نفی میں ہو گا۔ کیونکہ آپ کے سامنے آئی تعلیم عیسوی تعلیم نہیں ہوگی۔ چنانچہ جنہاں جو اپنے پیش کرتا ہوں۔ جس سے بخوبی اندازہ لگ سکتا ہے کہ کیا اسلام زور شمشیر پھیلا ہے۔ یا اور مذہب پیدا کرنے کا وہ سچا نہیں آیت ۲۵ بحسب تاخیر میں لکھا ہے۔ "یعقوب کے بیٹوں میں سے دین کے دو بھائی تھے۔ اور لڑائی اپنی اپنی تو اریں لے کر جرات سے شہر پر آپڑے اور سب مردوں کو قتل کر دیا۔ اور حضور اور اس کے بیٹے سلم کو بھی تلوار کی دھار سے مار ڈالا۔ انہوں نے ان کی بیٹھ بکریاں اور گائے سیلی اور ان کے گدھے اور جو کچھ کہ شہر میں اور کھیت پر تھا لوٹ کے صاف کیا۔" اسی طرح اور باب ۲۱ میں لکھا ہے۔ کہ جب نبی اسرائیل نے موسیٰ کے حکم سے یہاں لوگوں کو فتح کیا تو انہوں نے ان کے اموال لوٹے اور جاہلادوں پر قبضہ کیا۔ اور مردوں کو قتل کر دیا۔ مگر رحم کھا کر عورتوں اور بچوں کو زندہ رہنے دیا۔ لیکن جب موسیٰ کو اس بات کا پتہ چلا تو سخت رعبے۔ وہ کہ موسیٰ شکر کے ریسوں پر اور ان پر ہزاروں کے سردار تھے۔ اور ان پر جو سینکڑوں کے اتد تھے جو جنگ کے پھرے حصہ بنے اور کہا کہ تم نے سب عورتوں کو زندہ رکھا دیکھو یہ لعام کہنے سے نفور کی بابت خداوند کے اسرار کے گہما گہمے کا باعث ہوئے ہیں۔ سو تم ان بچوں کو جتنے لڑکے ہیں۔ سب کو قتل کر دو پھر ہر ایک عورت کو جو کہ مرد کی صحبت سے واقف تھی۔ جان سے مار دو۔" اور باب ۲۱ میں آیت بندہ را تا اٹھا رہی، پھر اسی کتاب میں لکھا ہے "خدا نے موسیٰ کے سپرد ان میں سے جو اس سے نفور تھے۔

موسىٰ و خطاب کے فرمایا۔ کہ نبی اسرائیل کو خطاب کر اور ان کو کہہ کہ جب تم یوں سے یاد ہو کر زمین کنعان میں داخل ہو۔ تو تم ان سب کو جو اس زمین میں ہیں۔ اپنے سامنے سے بھاگو اور ان کی مورتیں فنا کر دو۔ اور ان کے سب اونچے مکانوں کو گرا دو۔ اور ان کو جو اس زمین کے بسنے والے ہیں خارج کر دو۔ اور ان آپ سب سے کہیں کہ میں نے وہ سر زمین نہیں دیدی ہے کہ تم اس کے مالک ہو۔ اور اب یہ تیس تیس آیت پچاس پچاس تاویز ہے، مگر یہ بالاحوالوں سے پتہ لگ سکتا ہے کہ نہ یہ ہر دو کس قدر آزادی فکر کا حامی ہے۔ اب عیسائیوں کے یسوع کی تعلیم اجالا ملاحظہ ہو۔ یسوع جن کی ساری عمر صائب کا شکار رہی۔ اور بالآخر صلیب پر لٹکنا پڑا۔ یعنی زندگی بھر یسوع کو ایک بھی ایسا موقعہ نصیب نہ ہوا۔ کہ وہ اپنی آزادی فکر اور رواداری کا ثبوت دیتے۔ علاوہ اس کے ہمیں انجیل میں مختلف ظلم و ستم کے احکام کی تلقین میں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ متی باب ۱۰ میں آیت تیس میں لکھا ہے۔ "جب میں آؤں گا۔ دنیا کی تمام قومیں چھاتی پھینکیں گی۔" یہی متی باب ۱۰ میں آیت ۱۰ میں ہے "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں فرشتوں کے ساتھ آوگا۔" متی باب ۱۰ میں آیت ۱۰ میں ہے "پھر متی باب ۱۰ میں آیت تیس میں لکھا ہے "مردوں کے ذہن کو میرے ہلکے کیا۔" اور متی باب ۱۰ میں آیت ۱۰ میں ہے "کوٹھ اور کتے قرار دیا گیا ہے۔ میں ان جو ان سے معلوم ہوئے کہ میرے کے داغ میں آئیں۔ انہیں اتنا تسلیم سنا رہی تھی لیکن وہ باعث تلافی اور بے بسی کہ نہ کر سکا۔ میں نے ان جو ان کو میری طرف اس لئے کیا ہے تاکہ تمام دوست اس سے استفادہ حاصل کریں اور اسلام کی امن پسندی اور دیگر مذہب کی شر پسندی کا اندازہ فرمائیں اور کیونکہ اگر وہ عبور تی کے مقابلہ میں بد صورتی نہ ہو تو خود عبور تی کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ چنانچہ متی باب ۱۰ میں مذہب بالا جو اسے تحریر کے لئے میں کہ اسلام کے پوری میکہ چہرہ کا بھارا ان کو یہ المنظر اور شوم لوگوں کی موجودگی میں اور بھی نمایاں ہو جائے۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے

گر نہ بودے در مقابل روئے مکرمہ سیاہ
کس چہ در نسبت جمال شاہد کھفام را

اسلامی جنگ کی عبادت کو جو قیود سے عقید کیا گیا ہے وہ تو بیان کر چکا ہوں سب آئیے۔ آپ کو ایک اور وادی کی میر کو لے چلتا ہوں۔ یعنی اسلامی تعلیم علیہ کی عبادت کی حالت میں کیا ہے۔ اسلام علیہ کی عبادت کی حالت میں بالکل کسی انتقامی کارروائی کی اجازت نہیں دیتا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دنیا کے سامنے کیونہ

میں کیا۔ کہ ظالم سے ظالم اور سفاک سے سفاک دشمن کے ساتھ اس کے مغلوب ہونے کی حالت میں کیا سلوک کرنا چاہیے۔ جب کہ عظیم فتح ہو اور خدا تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑا دشمن پر غلبہ عطا فرمایا۔ اس دشمن پر جس نے کہ آپ پر اور آپ کی چھوٹی سی جماعت پر عرصہ جیات تک کر رکھا تھا۔ اور آپ کو مکہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ اور ہجرت کے بعد بھی آرام کا سانس نہ لینے دیا تھا۔ رسول کریم نے ان ظالموں کے باوجود ان کی سفالیوں کو معاف فرمایا۔ اور لا مثریب علیکم الیوم کا فرودہ فرما کر انہیں الطلقاء کے فرمودہ سے انہیں پابند سنت و احسان کر دیا۔ رسول کریم کا یہ غیر معمولی ممنونہ دیکھ کر وہ دشمن جو اس وقت اپنے آپ کو مقتول تصور کر رہے تھے حیران ہو گئے۔ اور آپ کے ایسے دلدادہ اور شہدائی بن گئے۔ کہ ایک تو وہ وقت تھا کہ آپ کی مخالفت میں اندھے ہو رہے تھے۔ اور آپ کے قتل کے منصوبہ لے کر تھے۔ سب وہ وقت آیا کہ وہ آپ کے سینے کی جگہ اپنا خون نہا ناخن سمجھتے تھے۔ سو چھوڑو سہی کہ وہ کون سی تلوار یا کونسا خنجر تھا۔ کہ جس نے ان کو بچا رسول کریم کھن کے پیاسے ہونے کے آپ کے سینے کی جگہ اپنا خون نہا ناخن سمجھا۔ یا بتائیے وہ کونسی شمشیر پرستہ تھی جو ان کی گردنوں پر تھی۔ اور وہ ان کو مجبور کر رہی تھی کہ وہ رسول کریم کے آگے لڑیں چھ لڑیں دایں لڑیں اور بائیں لڑیں۔ آپ سے آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ کونسی تلوار تھی؟ وہ تلوار رسول کریم کا اسوہ صحت تھی۔ اور وہ خنجر آپ کا دشمنوں کے ساتھ جن سلوک تھا جو لا مثریب علیکم الیوم کے فرودہ جانفزاؤں سے ترشح ہے۔ وہ چمکتی تلوار جس نے کہ دشمنوں کو آپ کے شہدائی نینے پر مجبور کیا وہ اذہبوا انتم۔ الطلقاء لا مثریب علیکم الیوم کی نینم سے ہی نکلی تھی۔ بتائیے اگر اسلام کی تعلیم مذہب کو بالآخر پھیلانے کی ہوتی۔ تو کیوں نہ رسول کریم و دشمنوں کے سر پر تلوار رکھ کر فرماتے کہ اے تھا تم مجھ پر اور میرے خدا پر ایمان لاؤ۔ سورہ میں تمہارا سر قلم کر دوں گا۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہ ارادہ فرماتے ہیں۔ کہ جاؤ تم آزاد ہو اور تم پر کوئی گرفت نہیں۔ ان الفاظ میں دعویٰ چمکتی ہوئی تلوار تھی جس کو دیکھ کر مخالفین ہمیشہ کے لئے آپ کے شہدائی بن گئے۔ اسی دعویٰ تلوار کے ذریعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ فتح حاصل ہوئی کہ آج بھی دنیا اس کی نظیر نہیں ملے۔ صحابہ کے زندگیاں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ایک چھوٹی سی کمزور قوم ان سکین سے بس جماعت محض اپنی قربانیوں کے باعث کفر و کجی کے پہاڑوں سے ٹکراتی ہے اور ان کو ریزہ ریزہ کر دیتی ہے۔ اس کی ذمہ کیسے؟ صرف اور صرف وہ بے لوث قربانیاں ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں دی گئی جاتی ہیں اور بالآخر

اور یہی قربانی ہی تھی۔ جس نے کفر و کجی کے بڑے بڑے سرداروں کے سر اس چھوٹی سی جماعت کے ان لوگوں کے سامنے جھکا دیئے۔ جو کبھی ان کے غلام رہ چکے تھے۔ ان بے بس و ناتواں غلاموں کی روح قربانی ہی تھی جس نے خالد بن ولید کو سیف اشد اور مسعود کو شہنشاہ بنا دیا تھا۔ اسلام خدا کا ہے۔ اور بڑھنے کے لئے نازل ہوا۔ اور دشمنوں کی مخالفتوں کے باوجود یہ بڑھتا ہی جاتا رہے گا۔ اور بڑھتا ہی جائے گا۔ اسلام کے لئے تلوار مسخانی کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ خدا خود اس کا محافظ ہے۔ اسلام ایک بڑھتی لفظ ہے جس کا ایک واضح ترین مفہوم امن و امان بھی ہے۔ اگر ہم نبوت کے ابتدائی زمانہ کا مطالعہ کریں تو معلوم ہوتا ہے۔ کہ جو اس حضرت مسلم نے اور آپ کے صحابہ نے اپنی بے نظیر قوت برداشت سے دشمنوں کے مظالم سہنے میں دنیا کا ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ غلامان اسلام نے خاص کر کی زندگی میں امن شکنی سے بچنے کے لئے فکار کی ایسی سفالیاں اپنی جانوں پر سہی ہیں کہ آج بھی انسان کی روح ان کے حالات پر کانپ اٹھتی اور لرز جاتا ہے۔ کئی سالوں تک مظالم سہتے رہنے کے بعد جب خدا نے تمہارا دیدار کرنے دیکھا۔ کہ اب پانی مر سے گزر چکا ہے۔ اور اس نے اپنے پاک بندوں کو ہجرت کی اجازت دی۔ ہجرت کی اجازت اس بات پر شاہد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اور اس کا رسول دونوں امن کے قیام کو کتنی اہمیت دیتے ہیں۔ درنہ اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو فکار کو ایسا لٹا دیتا کہ وہ مشکو لٹا مٹا ہوا جالتے۔ کیونکہ وہ سب بات پر قادر ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ایسا نہ کیا۔ بلکہ فکار کو اصلاح کا موقعہ دیا۔ لیکن جو رو ستم جو فکار کی فطرت تائید بن گئے تھے انہوں نے ان کو اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ جب خدا تعالیٰ نے دیکھا۔ کہ فکار ان کے ان کاموں سے باز نہ رکھنے کے انتہائی ذرا لے تمام کے تمام بیکار ہو گئے ہیں۔ تو جس طرح ایک ماہر ڈاکٹر دیکھتا ہے کہ اب سونے پریشن کے کوئی چارہ نہیں کہ جس سے چھوڑا اٹھیک ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں کو جو کہ نبی کے شکر تھے۔ مٹانے کا ارادہ کیا۔ اور ہمیں کو تو ار کا جو اب تلوار سے دینے کی اجازت دی اور فرمایا اذن للذین لقاہون با عھم ظلموا وان اللہ علی الصراط المستقیم الذین اخرجوا من ديارهم لغير حق الا ان يقولوا وانا اللہ و لولا رفع اللہ الناس لعھم بعض لھد صوامع و بیع و صلوات فرمساجد ینذکر فیھا اسم اللہ اکثر اور وہ روح لقاہون یعنی اجازت دی جاتی ہے لڑنے کی ان لوگوں کو جس کے خلاف کافروں کی طرف سے تلوار اٹھائی گئی۔ کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے۔ اور بے شک خدا ان کی فطرت سے قادر ہے۔ وہی جو اپنے گھروں سے بغیر کسی جائزہ و جبر کے صرف اس بنا پر نکالے گئے۔ کہ انہوں نے

